بسم اللہ الرحمن الرحیم

و اتموا الحج و العمرۃ للہ ط (البقرۃ:۱۹۶)

''اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا ادا کرو''

مسائل

حج و عمرہ

مسجد توحید،

توحید روڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۷۰۲۸، کیماڑی، کراچی

فون نمبر: ۲۸۵۰۵۱۰ ، ۲۸۵۴۳۸۴

www.emanekhalis.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کی اقسام

۱۔ افراد ۲۔ قِران ۳۔ تمتع

حج افراد: حج افراد میں میقات سے صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔اس میں قربانی لازم نہیں ہوتی۔

حج قِران: حج قران میں عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے۔مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کیا جائے اور احرام نہ کھولا جائے بلکہ اسی احرام سے ۸ ذی الحجہ کو منیٰ روانہ ہوں اور حج کے مناسک ادا کریں اور ۱۰ تاریخ کو قربانی کر کے احرام کھولیں۔

حج تمتع: باہر سے آنے والوں کے لئے حج تمتع پسند کیا گیا ہے۔اس کا مسنون طریقہ حسب ذیل ہے:
ہوائی سفر کرنے والے ہوائی اڈہ سے ہی عمرہ کا احرام باندھیں (بحری سفر کرنے والے میقات یعنی ''یَلَمْلَمْ'' سے احرام باندھیں جس کے آنے کا جہاز میں اعلان کر دیا جاتا ہے) اور مکہ پہنچ کر عمرہ کریں اور پھر احرام کھول دیں۔پھر ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں۔

احرام

مردوں کیلئے احرام دو چادریں ہیں۔ایک تہبند کی طرح باندھ لیں اور دوسری چادر اوپری جسم پر ڈالیں۔خواتین کے لئے انکا لباس ہی احرام ہے (جو سادہ سا ہونا چاہیے) البتہ غسل وطہارت وغیرہ کی شرائط پوری کریں۔ہاتھ اور چہرہ کھلا رہے۔البتہ غیر محرم مرد سامنے آئے تو چادر وغیرہ نیچے کر کے چہرہ ڈھانپ لیں تا کہ حیاء اور غیرت کی شرائط پوری ہوں۔ ایسی صورت میں کپڑے کا حصہ چہرے کو چھولے تو کوئی حرج نہیں۔زینت کو ظاہر نہ کریں۔احرام باندھنے کے لئے مستحب ہے کہ غسل کریں، اور دل میں عمرے کے

احرام کا ارادہ ہو اور زبان سے یہ الفاظ ادا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِی وَتَقَبَّلْھَا مِنِّی

''اے اللہ میں عمرے کا ارادہ کر رہا ہوں، پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور میری طرف سے اسے قبول فرمالے''۔

احرام باندھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ الکافرون (قل یایھا الکفرون..) اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھیں۔ میقات کے قریب یہ الفاظ ادا کریں:

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً

''اے اللہ میں عمرے کیلئے حاضر ہوں''

پھر تلبیہ پڑھیں: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ . اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ. لَا شَرِیْکَ لَکَ

''میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، حمد و نعمت تیری ہی ہے، اور ملک بھی تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

تلبیہ حتی المقدور پڑھتے رہیں، اجتماع میں بلند الفاظ سے پڑھنا مستحب ہے۔ معنیٰ پر غور و فکر کریں۔

احرام کی پابندیاں

۱۔ احرام باندھنے سے قبل ہی بال و ناخن ترشوالیں، احرام کی حالت میں یہ امور ممنوع ہیں: سلا ہوا کپڑا (ٹوپی، موزہ وغیرہ) پہننا، خوشبو لگانا، تیل ڈالنا، کنگھی کرنا۔

۲۔ شہوانی افعال و خیالات سے مکمل اجتناب۔

۳۔ لوگوں سے جھگڑا، بدکلامی، لوگوں کو ایذا رسانی، کسی کی حق تلفی۔ ان تمام افعال سے مکمل اجتناب کرنا ہے۔

۴۔ شکار یا شکار میں اعانت ممنوع، کوئی درخت یا ہرا پودا کاٹنا ممنوع۔

حرم میں داخلہ

مکہ پہنچ کر سامان وغیرہ رہائش گاہ میں پہنچا کر عمرہ کریں۔ دل میں بیت اللہ کی زیارت کا شوق، خلوص وعقیدت سے دل سرشار، اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کا احساس کر کے رجوع قلب کیساتھ حرم میں داخل ہوں۔ مالک سے معافی ومغفرت کا یہ بہترین موقع ہے۔ حرم میں داخلے سے قبل اگر ممکن ہو تو غسل کر لیں (یہ ضروری نہیں ہے) ورنہ وضوء کر کے بیت اللہ روانہ ہوں اور تلبیہ پڑھتے جائیں۔ بیت اللہ میں جس دروازے سے چاہیں داخل ہوں۔ ''باب السلام'' سے داخل ہونا مسنون ہے۔ حرم میں دایاں پاؤں رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''

پہلا طواف

طواف سے قبل تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ یہ پہلا طواف ''طوافِ قدوم'' کہلاتا ہے۔ اس میں ''اضطباع'' کیا جاتا ہے، یعنی احرام کی چادر کا ایک حصہ بائیں شانے پر سے سینے پر لٹکایا جائے اور دوسرا حصہ دائیں بغل سے نکال کر سینے پر سے لے جا کر بائیں شانے پر ڈال لیں۔ طواف میں کعبہ کے سات چکر لگائیں۔ طوافِ قدوم کے پہلے تین چکروں میں ''رَمَل'' ہوتا ہے، یعنی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا اور کسی قدر تیزی کیساتھ اکڑتے ہوئے، کاندھے ذرا ہلتے نظر آئیں۔ رمل اور اضطباع طوافِ قدوم کیلئے مخصوص ہیں اور صرف مرد کیلئے ہیں۔ طواف حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ہی ایک چکر پورا ہوتا ہے۔ سات چکر طواف کو مکمل کر دیتے ہیں۔ حجر اسود سے گذرے تو اگر ممکن ہو تو بوسہ دے ورنہ ہاتھ سے اِستلام کرے، یعنی دونوں ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کر کے اشارہ کرے۔ یاد رہے کہ زبردستی دھکے دے کر حجر اسود کو چھونے یا چومنے کی کوشش سخت

گناہ ہے۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِیْمَاناً ، بِکَ وَ تَصْدِیْقاً ، بِکِتَابِکَ وَ وَفَاءً ، بِعَھْدِکَ وَ اِتِّبَاعاً ، بِسُنَّتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''اے اللہ میں تیرے اوپر ایمان رکھتا ہوں، تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں، تیرے عہد کو پورا کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتا ہوں''

پھر یہ کلمات کہے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

''اللہ پاک ہے، اور اللہ ہی کیلئے ساری تعریف ہے، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اور اللہ کی عطا کے بغیر کوئی طاقت وقوت نہیں۔''

اس کے علاوہ جو دعائیں یاد ہوں مانگی جائیں اور ذکر واذکار میں مشغول رہیں۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کے مواقع ہیں۔ اپنے لئے ، بچوں کیلئے، عزیز رشتہ داروں اور احباب کیلئے اپنی زبان میں خوب دعائیں کریں۔ رُکن یمانی (یعنی کعبہ کا جنوب مغربی کونا جو حجر اسود کے کونے کے فوراً بعد آتا ہے) سے گزریں تو اسے نہ چومیں نہ اشارہ کریں اگر موقع ہو تو ہاتھ لگا کر استلام کریں۔ مندرجہ ذیل دعا پڑھتے ہوئے گذریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰ خِرَۃِ. رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی مغفرت اور عافیت کا طلبگار رہوں، اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا''۔

ہر چکر میں اسی طرح دعائیں کرتے ہوئے سات چکر پورے کریں۔ پھر مقام ابراہیمؑ کی طرف یہ آیت پڑھتے ہوئے بڑھیں:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی

”اور مقام ابراہیمؑ کو صلوٰۃ کی جگہ بناؤ۔“ (البقرۃ:۱۲۵)

مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نفل ادا کریں (اس طرح کہ مقام ابراہیم کعبہ اور نفل پڑھنے والے کے درمیان میں ہو) پہلی رکعت میں قل یایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں۔ ”اضطباع“ کے وقت جو شانہ کھلا ہوا تھا اب نفل میں ڈھانک لیں کیونکہ صلوٰۃ میں کاندھے کھلے نہیں ہونے چاہیں۔ البتہ سر تو احرام میں کھلا ہی رہے گا۔ طواف مکمل ہوگیا۔ اب چاہِ زم زم جا کر خوب زم زم پئیں۔ یہ سنت ہے کہ زم زم کا پانی کھڑا ہو کر پیا جائے اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُک عِلْمًا نَافِعًا وَّ عَمَلاً مُّتَقَبَّلاً وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ

”اے اللہ میں تجھ سے نفع بخش علم، مقبول عمل، کشادہ رزق اور ہر مرض سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔“

سعی صفا و مروۃ

آب زم زم پی کر صفا اور مروہ کی سعی کے لئے جائیں۔ صفا کی طرف جاتے ہوئے یہ پڑھیں:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ ط اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ

”یقیناً صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ میں اسی جگہ سے ابتدا کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے ابتدا کی“

صفا پہاڑی پر چڑھ کر کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوں اور یہ کلمات پڑھیں (تین مرتبہ)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ . لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ . لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام ملک اسی کا ہے، اور ہر قسم کی حمد بھی اسی کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور تنہا تمام

لشکروں کو شکست دے دی۔"

اس کے علاوہ جو دعا چاہیں خشوع وخضوع کے ساتھ مانگیں اور پھر نیچے اتریں اور مروہ کی طرف جائیں۔ سبز نشانات کے درمیان آہستہ آہستہ دوڑ لگائیں اور پھر معمولی رفتار سے مروہ کی پہاڑی پر چڑھیں۔ اب کعبہ کے طرف رخ کر کے وہی دعا پڑھیں جو صفا پر پڑھی تھی۔ یہ ایک چکر ہوگیا۔ پھر پہاڑی سے اتریں اور صفا کی طرف چلیں اور سبز نشانات کے درمیان دوڑیں۔ اس طرح سات چکر پورے کریں۔ پھر سر منڈوائیں یا بال ترشوالیں، خواتین اپنی چوٹی کے آخر سے کچھ بال کٹوالیں۔ عمرہ ہوگیا۔ اب احرام کھول دیں۔ احرام کی پابندیاں اب ختم ہوگئیں۔ اب ۸ ذی الحج تک نفلی طواف (بغیر احرام) کے کرتے رہیں۔ اور مسجد حرام میں صلوٰۃ ادا کریں۔ وہاں ایک صلوٰۃ کا اجر ایک لاکھ صلوٰۃ کے برابر ہے اور ایک طواف کا اجر ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ حرم میں ہر نیکی کا اجر بے حساب ہے۔ اسی طرح بداعمالی کا عذاب بھی شدید ہے۔ ذکر واذکار، تلاوت قرآن اور نوافل میں مشغول رہیے۔ اور ہر قسم کی برائی، بدکلامی اور برے خیالات سے اپنے آپ کو بچایئے اور بہت زیادہ توبہ واستغفار کیجئے۔ یاد رہے کہ نفلی طواف میں نہ تو احرام کی ضرورت ہے اور نہ سعی صفا ومروہ کی۔

ایام حج (منیٰ کیلئے روانگی)

۸ ذی الحج (یوم ترویہ) کو جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہیں سے غسل کر کے حج کا احرام باندھیں، دو رکعت پڑھیں، پھر کہیں:

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا

"اے اللہ میں حاضر ہوں حج کے لئے"

حج کے لئے بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ تلبیہ اور ذکر واذکار کی کثرت ہونی چاہیے۔ تلبیہ دس تاریخ کو جمرۃ العقبیٰ کی رمی تک جاری رہے گا۔ منیٰ کو روانگی ۸ ذی الحجہ کو طلوع

آفتاب کے بعد مسنون ہے۔ جو معلّم اس سے قبل یعنی رات کو ہی روانگی کے لئے زور دیتے ہیں وہ خلافِ سنت ہے، اور صلوٰۃ الظہر سے قبل پہنچنا مسنون و مستحب ہے۔ منیٰ میں اپنے خیمے میں قیام کے دوران ذکر و اذکار، تلاوتِ قرآن اور نوافل کا شغف رہے اور اکثر و بیشتر تلبیہ پڑھتے رہیں۔

عرفات روانگی

۹ ذی الحج کو صلوٰۃ الفجر منیٰ میں ادا کریں، خوب دعائیں کریں اور طلوع آفتاب کے بعد عرفات روانہ ہوں۔ بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے تکبیرات کہتے ہوئے جائیں (خواتین آہستہ پڑھیں)۔

اَللّٰہُ اَکْبَر . اَللّٰہُ اَکْبَر . لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ . وَاللّٰہُ اَکْبَر . اَللّٰہُ اَکْبَر وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔''

اس کے علاوہ قرآن اور صحیح احادیث سے بھی جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھتے ہوئے جائیں۔ اپنی زبان میں بھی خوب دعائیں کریں۔ میدان عرفات میں نصف النہار سے قبل پہنچنا اور غروب آفتاب تک ٹھہرنا حج کا خاص رکن ہے۔ وہاں ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں (ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ، یعنی ایک تکبیر ظہر کے لئے اور پھر دوسری عصر کے لئے)۔ دونوں صلوٰۃ قصر ادا کریں، یعنی دو فرض ظہر اور دو عصر کے۔ بقیہ اوقات میں ذکر و دعائیں کریں۔ اپنے لئے، عزیزوں دوستوں کے لئے خوب دعائیں کریں۔ یہ انتہائی قبولیت کے قیمتی اوقات ہیں۔ ان کا خوب خوب استعمال ہو۔ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں صلوٰۃ قصر کرنی ہیں۔ یہی سنت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ذکر ورد زبان رہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے چار محبوب کلمات:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر

اور دو کلمات جو زبان پر ہلکے، میزان قیامت میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں، یعنی:

سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ

ان کے ذکر سے بھی زبان تر رہے۔

مزدلفہ روانگی

غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ روانہ ہوں۔ یاد رہے کہ روانگی مغرب کے بعد ہے۔ لیکن صلوٰۃ المغرب یہاں ادا نہیں کرنی ہے۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرنی ہیں۔ راستے میں بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہیں اور خوب ذکر کرتے رہیں۔ مزدلفہ میں بھی صلوٰۃ قصر کرنی ہے، یعنی مغرب کے تین فرض اور عشاء کے دو فرض۔ وتر بھی ادا کریں۔ مزدلفہ میں سنت یا نفل یا تہجد حدیث سے ثابت نہیں۔ کھانے سے فارغ ہو کر آرام کریں۔ صبح صادق کے بعد صلوٰۃ الفجر ادا کریں۔ خوب دعائیں کریں، سورج طلوع ہونے سے قبل ہی منیٰ روانہ ہو جائیں۔ رات میں منیٰ میں رمی جمار کے لئے کنکریاں اکٹھی کرلیں تو بہتر ہے (ضروری نہیں) کنکریاں بڑے چنے کے برابر ہوں۔ جمرہ کے قریب ماری ہوئی کنکریاں استعمال کرنا درست نہیں۔ البتہ منیٰ میں اپنے خیمے سے لی جا سکتی ہیں۔

منیٰ واپسی

طلوع آفتاب سے قبل منیٰ روانہ ہو جائیں۔ راستے میں بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔ دعاؤں اور ذکر و اذکار کا شغف بھی رہے۔ منیٰ پہنچ کر ناشتہ اور ضروریات سے فراغت کے بعد پہلا کام رمی جمار ہے۔

۱۰ تاریخ کو نصف النہار سے قبل صرف بڑے شیطان (جمرۃ العقبیٰ) کو کنکریاں مارنی ہیں۔ رمی کا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ لیکن بحالت مجبوری بعد میں بھی رمی کی جا سکتی ہے۔ رمی سے قبل تلبیہ بند کر دیا جاتا ہے۔ بِسْمِ اللہِ وَاللہُ اَکْبَرُ کہہ کر کنکریاں ماری جائیں۔ ہر مرتبہ یہ الفاظ ادا کریں۔

حاجیوں کو عید کی صلوٰۃ ادا نہیں کرنی۔ رمی سے فارغ ہو کر حاجی قربان گاہ جا کر قربانی کرے۔ قربانی کر کے سر منڈوائے اور پھر احرام کھول دے۔ یوم النحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو اگر قربانی نہ کر سکے تو ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو کر سکتا ہے۔ رمی اور قربانی سے فارغ ہو کر سر منڈوا کے، نہا دھو کر کپڑے بدلیں اور ''طوافِ افاضہ'' کے لئے مکہ جائیں۔ یہ ''طوافِ زیارۃ'' بھی کہلاتا ہے، اور حج کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے ۱۰ ذی الحجہ کو نہ کر سکیں تو ۱۱ یا ۱۲ یا ۱۳ کو کر لیں۔ اس میں نہ احرام کی شرط ہے، نہ رمل اور اضطباع کی۔ طواف کے سات چکر پورے کریں۔ مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت پڑھیں۔ پھر آبِ زم زم پئیں اور پھر صفا اور مروہ کی سعی کریں۔

طوافِ اضافہ سے فارغ ہو کر منیٰ واپس جائیں۔ منیٰ میں ۱۲ ذی الحجہ کی عصر تک قیام کرنا ہے۔ ۱۱ اور ۱۲ تاریخ کو زوال کے بعد سے غروب آفتاب سے پہلے تک تینوں شیطانوں پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں۔

کنکریاں ترتیب کیساتھ ماری جائیں: پہلے جمرۃ الاولی، پھر جمرۃ الوسطیٰ اور پھر جمرۃ العقبی کنکریاں ایک ایک کر کے ماری جائیں اور ہر مرتبہ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَکْبَر پڑھا جائے۔ جمرۃ پر کنکریاں مار کر ذرا پیچھے ہٹ کر دعا مانگنا سنت ہے۔ ۱۲ تاریخ کو رمی جمار سے فارغ ہو کر مکہ واپس روانہ ہو جائیں۔ اگر غروب سے پہلے منیٰ سے نہ نکل سکیں تو پھر منیٰ میں ہی رکیں اور ۱۳ تاریخ کو بھی رمی کریں اور پھر مکہ واپس جائیں۔

اب حج کے ارکان پورے ہو گئے۔ پاکستان واپسی تک جو وقت ملے حرم میں عبادت اور تلاوت قرآن اور ذکر و اذکار میں گذاریں اور جب بھی موقع ملے نفلی طواف کرتے رہیں۔ مکہ سے رخصت ہونے والے دن ''طوافِ وداع'' کریں اور واپسی کیلئے روانہ ہوں۔ یاد رہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جانا اور وہاں چالیس صلوٰۃ ادا کرنا حج کا حصہ نہیں۔ اس کے بغیر بھی حج بلا کسی ملامت و محرومی کے مکمل ہو گیا، اور اب اپنے شہر واپس جا سکتے ہیں تاہم صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی غرض سے مدینہ جانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن خیال رہے کہ نیت صرف مسجد کی زیارت کی ہو کیونکہ وہاں جانے والے نبی صلی اللہ علیہ و

سلم کوسلام کرنے اور اپنی منتیں مرادیں پیش کرنے کی غرض سے جاتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام میں ہیں۔ لوگوں کا سلام سننے اور جواب دینے کے لئے انہیں قبر میں زندہ ماننا تو گویا ''زندہ در گور'' جاننا ہے جو کہ گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور توہین رسالت ہے۔ اور منتیں مرادیں اللہ کے سوا کسی دوسرے کے آگے پیش کرنا شرک ہے جو گناہ عظیم ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جا کر قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا اور دوسروں کا سلام پیش کرنا، جالیوں کو بوسے دینا، لپٹنا، چمٹنا وغیرہ افعال سے بالکل اجتناب کیا جائے کہ یہ قبر پرستی ہے۔ اسی طرح نہ وہاں رخ کر کے صلوٰۃ ادا کی جائے کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ وہاں سے ہٹ کر توسیع شدہ حصے میں صلوٰۃ ادا کی جائے کیونکہ آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبریں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ بنادی گئی ہیں اور جہاں قبریں ہوں وہاں صلوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی صریح خلاف ورزی اللہ کے غضب کا سبب بنے گی اور حج وعمرہ کا ثواب ضائع ہوجائے گا۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حج کے تمام ارکان انفرادی ہیں، اکیلے ہی ادا کئے جاتے ہیں۔ میدان عرفات کا خطبہ سننا یا وہاں کے امام کے ساتھ جماعت سے صلوٰۃ ادا کرنا حج کے ارکان میں شامل نہیں، اس لئے اگر مکہ، منیٰ، عرفات، مزدلفہ وغیرہ کے قیام کے دوران وہاں کے امام کے پیچھے صلوٰۃ ادا نہ کی جائے تو حج پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البتہ مومنین وہاں بھی باجماعت صلوٰۃ کا اہتمام کریں یہی خیال مدینہ کے قیام میں بھی رہے۔

حج صرف مومنوں پر فرض ہے

حج صاحب استطاعت مومنوں پر فرض ہے اور یہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے، ان میں سب سے پہلا اور اہم ترین رکن توحید و رسالت کی شہادت ہے، یعنی اس بات کا اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں۔ دراصل اللہ کی وحدانیت کا اقرار شرک سے پاک

ایمانِ خالص کا متقاضی ہے جس کا لازمی تقاضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، حقوق واختیارات، علم و تصرفات میں کسی کو بھی اللہ کیساتھ شریک نہ کیا جائے، بالفاظ دیگر اللہ کے سوا کسی بھی ہستی کو داتا، مشکل کشا، حاجت روا، نفع ونقصان کا اختیار رکھنے والا، عالم الغیب اور حاضر وناظر، اولاد دینے والا، خیر و برکت سے نوازنے والا اور بگڑی بنانے والا نہ سمجھا جائے، اور مشکل ومصیبت میں یا بوقت ضرورت کسی اور کو غائبانہ نہ پکارا جائے، شکر گذاری اور نذر ونیاز صرف اللہ ہی کی ہو، کسی اور کی نذر ونیاز نہ کی جائے۔

رسالت کا اقرار اس بات کو لازم قرار دیتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور رسول ہی مانیں اور ہماری انفرادی یا اجتماعی زندگی کا کوئی گوشہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متصادم نہ ہو۔ اب جو کوئی ایمان وعمل کے اس معیار پر پورا اترے گا اسی کی عبادات، صوم وصلوٰۃ، حج وزکوٰۃ اللہ کے یہاں قبولیت حاصل کرسکیں گی اور جس کسی نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے انحراف کیا تو اس کا ہر عمل قابل ردّ ہوگا۔ یہی قرآن وحدیث کی تعلیمات کا مختصر خلاصہ ہے۔ اس کی روشنی میں جب ہم مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹی ہوئی اس امت کے عقائد واعمال پر نظر ڈالتے ہیں تو انتہائی افسوسناک صورتحال سامنے آتی ہے کہ آج امت کی اکثریت سراسر گمراہی میں غرق ہے اور کفر وشرک سے آلودہ عقائد واعمال ہی کو دین سمجھے ہوئے ہے، مُردوں کو زندہ کرکے ان کو اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام دیدیئے گئے ہیں، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشکل کشا، علی ہجویری کو داتا، عبدالقادر جیلانی کو غوث الاعظم بنالیا گیا ہے، پھر کوئی ان کا کارساز ہے تو کوئی کھوٹی قسمت کھری کرنے والا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام میں زندہ ماننے کے بجائے مدینہ والی قبر میں زندہ مان کر ان پر اعمال پیش ہونے کا عقیدہ اپنالیا گیا ہے اور زیارت قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کا ایک لازمی حصہ قرار دے دیا گیا ہے جو قطعاً بے بنیاد ہے۔ کفر وشرک میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ ان کے اکابرین (پیروں اور مولویوں) نے علم غیب اور تصرّف فی الامور تک کے دعوے کئے ہیں جن کا ان کی کتابیں کھلا ثبوت پیش کرتی ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج قبر پرستی عام ہے اور قبروں پر عرس و میلوں کی شکل میں وہ سب کچھ ہو رہا ہے جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی (بخاری)۔ قبر پرستی کا سدباب کرنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قبروں کو پکا کرنے، ان پر عمارت (گنبد یا مزار

وغیرہ) بنانے اور وہاں مجاورت کرنے سے سختی سے منع فرمایا تھا (مسلم)۔ اس امت کے کفر وشرک نے اللہ کے قہر وغضب کو بھڑکایا ہے اور یہ امت سالہا سال سے اللہ کے عذاب میں گرفتار، ہر جگہ ذلت ورسوائی سے دوچار ہے، اور آج تو یہ بدحالی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔

الامان الحفیظ!

اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کیا ایسے مشرکانہ عقائد واعمال کی حامل امت کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت پا سکے گا؟ عازمین حج کو خصوصیت کے ساتھ اس پہلو پر غور کرنا چاہیے تاکہ ایمان وعقائد کی خرابیوں کی فوری طور پر اصلاح کر کے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کریں، ورنہ ایسا نہ ہو کہ مال ومحنت رائیگاں جائے اور ہاتھ کچھ نہ آئے، العیاذ باللہ! اللہ تعالیٰ غور وفکر اور اصلاح احوال کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

چند مسنون اذکار و دعائیں

سَیِّدُ الاِسْتِغْفَارِ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَاسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

''اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں تیرے عہد، تیرے وعدے پر ہوں جتنا ممکن ہے۔ جو کچھ میں نے کیا اُس کی برائی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں ان نعمتوں کا جو تو نے مجھ پر کی ہیں اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔ تو مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔''

گھر سے نکلتے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِا للّٰهِ (ترمذی/ابوداؤد)

''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اللہ کے عطا کئے بغیر نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت۔''

سواری کے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ. اَللّٰهُ اَکْبَرُ. اَللّٰهُ اَکْبَرُ. اَللّٰهُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (مسلم / ترمذی)

''اللہ کے نام سے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کر دیا، ورنہ ہم اسے قابو میں نہ لا سکتے تھے۔ اور ہمیں اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔''

بیرونی سفر کے لئے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰی وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضیٰ. اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَ اطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ.

”اے اللہ ہم تجھ سے اپنے سفر میں نیکی ،تقویٰ اور تیرے پسندیدہ عمل کا سوال کرتے ہیں۔اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان فرما اور ہمارے لئے اس کی دوری لپیٹ دے۔اے اللہ تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے گھر والوں میں ہمارا نگران ہے۔اے اللہ سفر کی صعوبت ، برے منظر اور گھر والوں میں اور مال میں برائی دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

سفر کے دوران کہیں قیام کے وقت:

اَعُوْذُبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

”میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کاملہ کے ساتھ ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

سفر سے واپسی پر اپنے شہر میں داخل ہوتے وقت:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

”ہم (واپس آتے ہیں) اللہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے،توبہ کرتے ہوئے،عبادت کرتے ہوئے اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے۔“

صبح وشام کی دعا (تین مرتبہ پڑھی جائے):

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

”اُس اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز آسمانوں اور زمین میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔